بسم اللہ الرحمن الرحیم

آج مورخہ ۱۰؍جولائی ۱۹۷۷ء روز یکشنبہ کو بوقت ۳؍بجے دن بمقام ویسٹرن کورٹ نئی دہلی مجلس عاملہ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کا غیر معمولی اجتماع زیر صدارت مولانا مفتی عتیق الرحمٰن صاحب عثمانی نائب صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ منعقد ہوا۔ اس موقعہ پر مندرجہ ذیل حضرات نے شرکت کی۔

۱۔	حضرت مولانا مفتی عتیق الرحمٰن عثمانی صاحب نائب صدر بورڈ	رکن عاملہ
۲۔	حضرت مولانا محمد سالم صاحب قاسمی دارالعلوم دیوبند	,,
۳۔	حضرت مولانا دیوان سید صولت حسین صاحب اجمیر شریف	,,
۴۔	جناب محمد مسلم صاحب ایڈیٹر دعوت دہلی	,,
۵۔	جناب محمد یوسف پٹیل صاحب سکریٹری بورڈ	,,
۶۔	جناب مصطفیٰ فقیہ صاحب بمبئی خازن بورڈ	,,
۷۔	جناب مولانا مختار احمد صاحب ندوی بمبئی	,,
۸۔	جناب بشیر احمد صاحب ایڈوکیٹ	,,
۹۔	جناب مولانا مفتی ضیاء الحق صاحب دہلوی	,,
۱۰۔	جناب مولانا سید اسعد صاحب مدنی صدر جمعیۃ العلماء ہند	,,
۱۱۔	جناب مولانا سعید احمد اکبرآبادی صاحب	,,
۱۲۔	جناب ذوالفقار اللہ صاحب (ایم پی)	,,
۱۳۔	جناب ڈاکٹر عبدالحفیظ صاحب سلفی صدر جمعیۃ اہل حدیث	,,
۱۴۔	جناب مولانا محمد یوسف صاحب امیر جماعت اسلامی ہند	,,
۱۵۔	جناب مولانا ابواللیث صاحب اصلاحی نائب صدر بورڈ	,,
۱۶۔	مولانا مجاہدالاسلام قاسمی صاحب قاضی امارت شرعیہ بہار واڑیسہ	,,
۱۷۔	جناب مولانا مفتی احمد علی سعید صاحب	,,
۱۸۔	جناب جعفری صاحب ایم پی (احمدآباد)	,,
۱۹۔	محترمہ رشیدہ حق چودھری صاحبہ ایم پی (آسام)	,,

۲۰۔ جناب سید حسین صاحب ,,

۲۱۔ جناب مولانا محمد نصیر الدین صاحب دار العلوم دیو بند ,,

۲۲۔ جناب مولانا.............الرحمٰن صاحب ایم پی (پیلی بھیت) ,,

۲۳۔ جناب..............خاں صاحب ,,

۲۴۔ جناب مولانا سید ولی رحمانی صاحب (ایم ایل سی بہار) ,,

۲۵۔ جناب ایف ایم خاں صاحب (ایم پی) ,,

۲۶۔ جناب سید کاظم علی مرزا صاحب (ایم پی) بنگال ,,

۲۷۔ جناب عبد الرحیم قریشی صاحب (حیدر آباد) ,,

کارروائی کا آغاز مولانا مجاہد الاسلام صاحب قاسمی نے تلاوت کلام پاک سے کیا، سب سے پہلے مولانا مجاہد الاسلام صاحب قاسمی نے جناب سید ابو محمد زیدی ممبر مجلس عاملہ کی اچانک وفات پر غم کا اظہار کرتے ہوئے تجویز تعزیت پیش کی جسے باتفاق رائے منظور کیا گیا۔

تجویز:

مجلس عاملہ کا یہ اجلاس جناب سید ابو محمد زیدی کے انتقال پر ملال پر اپنے گہرے رنج وغم کا اظہار کرتا ہے موصوف مسلم پرسنل لا کی تحریک کے سرگرم رکن، شیعہ پولٹیکل کانفرنس کے صدر، مسلمانوں کے باہمی اعتبار اور اتحاد واتفاق کے داعی تھے۔ انھوں نے پوری زندگی ملک وقوم کی خدمت کے لیے وقف کردی اور دیرینہ مسلم روایت اور اسلامی اخلاق کو زندہ رکھتے ہوئے مسلمانوں کی سیاسی وسماجی خدمات انجام دیں۔ مجلس عاملہ کا یہ اجلاس دست بدعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کے مراتب بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل دے۔ (آمین)۔

یہ بھی طے پایا کہ ان کے صاحبزادوں اور اعزہ تک پیغام تعزیت اور مجلس عاملہ کے احساسات پہونچائے جائیں۔ پھر جناب بشیر احمد صاحب ایم پی نے اپنی افتتاحی تقریر میں ایمرجنسی کے عہد میں حکومت کی زیادتیوں کا ذکر کرتے ہوئے آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی استقامت اور نازک ترین حالات میں اس کے جرات مندانہ کردار کی تعریف کی اور اس سلسلہ میں اپریل ۱۹۷۶ء نیز اگست ۱۹۷۶ء میں انتہائی نازک حالات میں عاملہ کی نشست اور بے خوفی کے ساتھ صحیح فیصلہ کرنے کا ذکر کیا۔ اس سلسلہ میں جناب بشیر احمد نے مسلمانان ہند کی تحسین کرتے ہوئے بتایا کہ مسلمانان ہند نے بورڈ کے جرات مندانہ فیصلہ کی روشنی میں جس عزیمت کا ثبوت دیا وہ نا قابل فراموش ہے۔

انہوں نے ذکر کیا کہ نس بندی کے مسئلہ پر ظلم وجبر کی پالیسی کا مسلمانوں سے ڈٹ کر مقابلہ کیا اور اس

سلسلہ میں انھوں نے ملک کے مختلف حصوں میں جان و مال کی قربانی دی۔انھوں نے کہا کہ ان کی یہ قربانی ضائع نہیں جاسکتی۔موصوف نے شہداء کے لیے دعا کی تحریک کی اور حاضرین نے پورے اخلاص کے ساتھ دعا کی۔ نیز مندرجہ زیل تجویز پیش کی جو باتفاق رائے منظور کی گئی۔

تجویز:

''مسلم پرسنل لا بورڈ کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس ان تمام حضرات کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتا ہے جنھوں نے مسلم پرسنل لا بورڈ کی تجویز کے پیش نظر لازمی نسبندی کے خلاف احتجاج کیا اور قربانیاں دیں۔مجلس عاملہ نے اپنے اجلاس مورخہ ۱۷/۱۸/اپریل ۱۹۷۶ء کو دہلی میں گہرے غور وفکر کے بعد یہ فیصلہ کیا تھا کہ حکومت کے ذریعہ چلائی جانے والی لازمی نسبندی کی تحریک غیر اسلامی ہے اور مجلس نے متفقہ طور پر حکومت کے اس عمل کی مذمت کی تھی اور لازمی جبری نسبندی کی تحریک کو حکومت سے واپس لینے کا مطالبہ کیا تھا پھر مجلس عاملہ نے اگست ۱۹۷۶ء میں دہلی ہی میں اپنے ایک دوسرے اجلاس میں اسی موقف کا اعادہ کیا۔مسلمانان ہند نے بورڈ کے اس فیصلہ کو تسلیم کیا اور حکومت کی جبری نسبندی کی تحریک کا دلیری سے مقابلہ کیا۔مسلم پرسنل لا بورڈ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے لازمی نسبندی کے خلاف احتجاج کیا اور حکومت کے ظلم اور بربریت کا شکار ہوکر اپنی جانیں دیں۔مجروح ہوئے۔انھیں نوکریوں سے معطل کیا گیا یا انھیں مختلف قسم کی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا اور انھیں زندگی کی مختلف حاصل شدہ قانونی سہولتوں سے محروم کیا گیا۔مجلس عاملہ کا یہ اجلاس ایسے تمام حضرات سے پوری ہمدردی رکھتا ہے بالخصوص وہ صدہا مسلمان جنھوں نے مظفرنگر، سلطان پور، ترکمان گیٹ اور دوسرے مقامات پر پولیس کی بلاامتیاز اور ظالمانہ فائرنگ کی وجہ سے اپنی جانیں قربان کیں۔ یہ اجلاس ان شہداء کی روحوں کے لیے دعا مغفرت وسلامتی کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ ان شہداء کے مدارج بلند فرمائے۔ مجروحین اور ان تمام حضرات کے مراتب بلند کرے جنھوں نے تکلیفیں اٹھائیں۔مجلس عاملہ کا یہ اجلاس امید کرتا ہے کہ ماضی کی روایتوں اور حال کی قربانیوں کے پیش نظر مسلمانان ہند مستقبل میں بھی ایثار و قربانی اور جرأت وہمت کا ثبوت دیتے رہیں گے۔مجلس عاملہ مزید تجویز کرتی ہے کہ موجودہ حکومت ان شہیدوں کی قدر کرے اور ان کے پسماندگان کی کفالت کا جلد انتظام کرے۔''

بعد ازاں متبنیٰ بل زیر بحث آیا۔اس بحث میں مختلف اراکین مجلس عاملہ و مدعوئین خصوصی نے حصہ لیا۔ بحث میں یہ نکات متفقہ طور پر سامنے آئے کہ متبنیٰ بل اسلامی شریعت کے قطعی خلاف اور مسلم پرسنل لا سے کھلے طور پر متصادم ہے۔آل انڈیا مسلم پرسنل لا کنونشن بمبئی منعقدہ ۲۷/۲۸/دسمبر ۱۹۷۲ء نے اسے شریعت میں مداخلت قرار دیتے ہوئے مسلمانوں کو اس سے مستثنیٰ کرنے کا مطالبہ نیز بورڈ اور مجلس عاملہ کے اجلاس نے حیدرآباد، الہ آباد،

بھوپال میں اپنی مفصل تجاویز کے ذریعہ مسلمانوں کو اس سے مستثنیٰ کئے جانے کا مطالبہ کیا۔ ملک کے گوشہ گوشہ میں اس بل کو مسلمانوں نے رد کیا۔ مسلمانوں کی تمام اہم تنظیموں اور ثقافتی جماعتوں اور مسلمانوں کے معتمد ادارے دارالعلوم دیوبند، دارالعلوم ندوۃ العلماء وغیرہ اور ہر مسلک ومکتب فکر کے علماء اور ذمہ داروں نے بل کی مخالفت کی۔ متبنیٰ بل سے متعلق جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کے سامنے بھی ملک کے ہر حصہ میں مسلمانوں نے بڑی تعداد میں شہادتیں پیش کیں اور باتفاق رائے مدلل طور پر مسلمانوں کو اس بل سے مستثنیٰ کرنے کا مطالبہ کیا۔ اس طرح مسلمانوں کی .... اور واضح رائے ملک، حکومت اور پارلیمنٹ کے سامنے آچکی ہے۔ ہندوستان میں جمہوری اور مذہبی حقوق کو دیئے گئے تحفظ کا لازمی تقاضہ یہ ہے کہ اس بل سے مسلمانوں کو مستثنیٰ کیا جائے۔

بہرحال بحث کے بعد مولانا مجاہدالاسلام صاحب قاسمی نے درج ذیل تجویز پیش کی جسے باتفاق رائے منظور کیا گیا۔

تجویز:

"مجلس عاملہ کا یہ اجلاس اس امر کا اظہار کر دینا ضروری سمجھتا ہے کہ آل انڈیا مسلم پرسنل لا کنونشن بمبئی منعقدہ ۲۷/۲۸/دسمبر ۱۹۷۲ء جو مسلمانان ہند کے تمام مکاتب فکر اور مسالک کے علاوہ ان کی تمام دینی، سیاسی، سماجی اور تہذیبی انجمنوں، جماعتوں اور اداروں کا نمائندہ کنونشن تھا اس نے باتفاق رائے متبنیٰ بل کو قانون شریعت میں مداخلت قرار دیتے ہوئے مطالبہ کیا تھا کہ مسلمانوں کو اس بل سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔ اس کنونشن میں آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی تشکیل کی گئی جو مسلمانوں کے مختلف مکاتب فکر کا ایک متفقہ ادارہ ہے۔ اس کے بعد اس بورڈ نے اپنے اجلاس منعقدہ حیدرآباد، الہ آباد، بھوپال اور بنگلور میں باتفاق رائے متبنیٰ بل کو مسلمانوں کے لیے ناقابل قبول قرار دیا جس کی ملک کے ہر حصہ سے توثیق کی گئی۔ جب پارلیمنٹ نے ملک کی رائے عامہ معلوم کرنے کے لیے جوائنٹ سلیکٹ کمیٹی تشکیل دی تو اس کے سامنے بھی مسلمانان ہند نے اپنی قطعی رائے کا اظہار کیا۔ اسی طرح مسلم رائے عامہ کی ترجمانی کرنے والی تنظیموں اور اداروں یعنی امارت شرعیہ بہار واڑیسہ، جمعیۃ علماء ہند، مسلم مجلس مشاورت، جماعت اسلامی ہند، جمعیۃ اہل حدیث، شیعہ کانفرنس، مسلم لیگ، تعمیر ملت، انجمن اتحادالمسلمین اور دوسرے اکابر علماء نے باتفاق رائے اس کا مطالبہ کیا کہ مسلمانوں کو اس بل سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔ جوائنٹ کمیٹی میں جو مسلم ممبران شامل تھے انھوں نے بھی مسلمانوں کے استثناء پر زور دیا۔ اس طرح متبنیٰ بل کے سلسلہ میں قطعی اور واضح رائے پارلیمنٹ کے ریکارڈ میں اور حکومت کے سامنے آچکی۔ آج جبکہ راجیہ سبھا میں متبنیٰ بل پیش ہے۔ مسلم پرسنل لا بورڈ کی مجلس عاملہ حکومت ہند سے مسلمانان ہند کے اس متفقہ مطالبہ کو پرزور الفاظ میں دہراتی ہے کہ مسلمانوں کو اس بل سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

مجلس عاملہ توقع کرتی ہے کہ حکومت مسلمانان ہند کے احساسات کا پورا احترام کرے گی۔

مجلس عاملہ کا یہ اجلاس مندرجہ ذیل افراد پر مشتمل ایک وفد کی تشکیل کرتا ہے جو حکومت ہند کے ذمہ دار وزراء سے مل کر مجلس عاملہ کی تجویز کی روشنی میں متبنیٰ بل سے مسلمانوں کے مستثنیٰ قرار دیئے جانے کے سلسلہ میں گفتگو کرے اور مسلمانان ہند کا نقطۂ نظر حکومت پر واضح کرے۔

۱۔ مولانا مفتی عتیق الرحمٰن عثمانی صاحب

۲۔ مولانا سید اسعد مدنی صاحب

۳۔ جناب یوسف صاحب

۴۔ مولانا مجاہد الاسلام صاحب قاسمی

۵۔ جناب سعید مرتضیٰ صاحب (ایم پی)

۶۔ جناب شمس الحسن صاحب (ایم پی)

۷۔ جناب ذوالفقار اللہ صاحب (ایم پی)

۸۔ جناب ایف ایم خان صاحب (ایم پی)

۹۔ جناب زوار حسین صاحب (ایم پی)

۱۰۔ جناب احسان جعفری صاحب (ایم پی)

۱۱۔ جناب بشیر احمد صاحب (ایم پی) کنوینر

۱۲۔ جناب محمد یوسف پٹیل صاحب سکریٹری بورڈ

۱۳۔ جناب مولانا محمد سالم صاحب قاسمی

۱۴۔ محترمہ رشیدہ حق چودھری (ایم پی)

۱۵۔ جناب ڈاکٹر عبدالحلیم سلفی صاحب

۱۶۔ جناب سید کاظم علی صاحب (ایم پی)

۱۷۔ جناب ابراہیم سلیمان سیٹھ صاحب (ایم پی)

۱۸۔ جناب غلام محمود بنات والا صاحب (ایم پی)

اس کے بعد مولانا محمد یوسف صاحب امیر جماعت اسلامی نے مجلس عاملہ کے سامنے گجرات ہائی کورٹ کا فیصلہ پیش کیا جس کا تعلق دفعہ ۱۲۵، ۱۲۷ یعنی نفقۂ مطلقہ سے ہے۔ اس سلسلہ میں گجرات ہائی کورٹ نے اپنا ایک فیصلہ ۳۰/۳۱ / اگست ۱۹۷۶ء کو دیا ہے جس میں دفعہ ۱۲۷ کی اس طرح تشریح کی گئی ہے کہ اگر شوہر نے واجبات بعد طلاق ادا کیا لیکن عورت نے اسے قبول نہیں کیا تو بھی عورت نفقہ پانے کی مستحق رہے گی۔ اس مسئلہ

پرغور وفکر کر کے مندرجہ ذیل تجویز منظور کی گئی اور قانونی جائزہ کمیٹی کو اختیار دیا گیا کہ وہ پورے فیصلہ کا مطالعہ کر کے مناسب اقدام کرے۔

تجویز:

''مجلس عاملہ کا یہ اجلاس سی آر پی سی دفعہ ۱۲۵؍اور ۱۲۷؍(ترمیم شدہ) کی بنیاد پر گجرات ہائی کورٹ کے فیصلہ کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور مرکزی قانونی جائزہ کمیٹی کو ہدایت دیتا ہے کہ وہ فیصلہ کے مضمرات اور ترمیم شدہ دفعات پرغور کرے اور اس سلسلہ میں ضروری کارروائی کرے''

محمد مسلم صاحب ایڈیٹر دعوت کی تحریک پر مسلمانوں کی معاشرتی اصلاح کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل تجویز منظور کی گئی۔

''مجلس عاملہ مندرجہ ذیل افراد پر مشتمل ایک سب کمیٹی کی تشکیل کرتی ہے جس کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ مسلم معاشرہ میں پھیلی ہوئی خرابیوں کا جائزہ لیکر عنوانات کی نشاندہی کرے اور ضروری عنوانات پر لٹریچر تیار کرے۔ نیز ان کی طباعت اور اشاعت کی تدبیروں پرغور کرے اور اس سلسلہ میں ضروری قدم اٹھائے۔''

۱۔	مولانا سعید احمد اکبرآبادی	ایڈیٹر برہان دہلی
۲۔	مولانا محمد مسلم صاحب	ایڈیٹر دعوت (کنوینر)
۳۔	مولانا ظفیر الدین صاحب	دارالعلوم دیوبند
۴۔	مولانا احمد علی سعید صاحب	,,
۵۔	مولانا محمد سالم صاحب	,,
۶۔	مولانا مجاہد الاسلام صاحب قاسمی	قاضی امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ

ایک تجویز کے ذریعہ یہ طے کیا گیا کہ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کا آئندہ اجلاس اکتوبر ۱۹۷۷ء کے اوائل میں بمقام رانچی (بہار) منعقد کیا جائے۔

مورخہ ۱۱؍جولائی کو صبح نو بجے ندوۃ المصنفین دہلی میں دوسرا اجلاس ہوا جس میں دفتری امور پرغور کیا گیا اور یہ طے کیا گیا کہ بمبئی میں دفتر کے لیے کسی مناسب مقام کے حاصل کرنے کی کوشش جاری رکھی جائے اور فی الحال حسن مینشن میں دفتر منتقل کر دیا جائے۔ دفتر کا کام کسی پارٹ ٹائم ورکر کے ذریعہ لیا جائے نیز بورڈ کی مالی حالت کو مضبوط بنانے کے لیے صدر بورڈ سے درخواست کی جائے کہ وہ اہل خیر کو بورڈ کے ساتھ مالی تعاون کے لیے اپیل کریں۔ نیز مفتی عتیق الرحمٰن صاحب عثمانی، مولانا سید منت اللہ رحمانی جنرل سکریٹری بورڈ اور جناب بشیر احمد ممبر پارلیمنٹ بمبئی میں چند دنوں کا وقت دیں۔ جناب یوسف پٹیل اور جناب مصطفیٰ فقیہ دوسرے

مقامی ذمہ داروں اور ارکان عاملہ کے ساتھ رابطہ قائم کر کے بورڈ کے لیے مالی فراہمی کی جدوجہد کریں گے۔

دستخط:

دستخط شرکاء ارکان مجلس عاملہ

۱۔ ابواللیث

۲۔ منت اللہ رحمانی

۳۔ شیخ عبدالستار

۴۔ مجاہدالاسلام القاسمی

۵۔ ابراہیم سلیمان سیٹھ

۶۔ غلام محمود بنات والا

۷۔ عتیق الرحمٰن عثمانی

۸۔ محمد یوسف

۹۔ سید..................

۱۰۔ محمد ضیاء الحق دہلوی

۱۱۔ محمد ذوالفقاراللہ

۱۲۔ احمد علی القاسمی

۱۳۔ محمد..................

۱۴۔ محمد برہان الدین (دارالعلوم ندوۃ العلماء)

۱۵۔ ہاشم فرنگی محلی

۱۶۔ ابوالحسن علی

۱۷۔ محمد منظور نعمانی

دستخط مدعوئین خصوصی

۱۔ ظفر احمد صدیقی

۲۔ سعید احمد

۳۔ مجیب اللہ ندوی

۴۔ عبدالغفار ندوی

۵۔ ابوالعرفان ندوی

۶۔ فضل الرحمٰن گنوری

۷۔ سید حسین

۸۔ سید............مدراس

۹۔ ڈاکٹر محمد اشتیاق حسین قریشی

۱۰۔ محمد الحسینی

۱۱۔ اسحاق جلیس ندوی

۱۲۔ محمد رابع ندوی

۱۳۔ محمد..................

۱۴۔ اختر حسین

۱۵۔ ابوعمیر

۱۶۔ وکیل احمد انصاری ایڈوکیٹ

۱۷۔ عبدالکریم پاریکھ

۱۸۔ نظام الدین ناظم امارت شرعیہ پٹنہ

۱۹۔ جناب ظفریاب جیلانی ایڈوکیٹ لکھنؤ

۲۰۔ جناب سید اطہر حسین (آئی سی ایس) ریٹائرڈ

۲۱۔ جناب سید اسد حسین رضوی ایڈوکیٹ لکھنؤ

❖ ❖ ❖